الحمد للہ کہ رسالہ لطیف از تصانیف مولوی
حسب فرمایش سراج الملۃ والدین

ہم کنیزوں کا عجب فخر ہو ایمان آنا
شرف محفل میلاد کہیں کیا کافی
ہم سمجھتی ہیں شفاعت کا صلا ایمان آنا

شوخیِ ابرِ بہاری کیا کہوں
فرشِ گل پر دُر نثاری کیا کہوں

خوب برسا ہر چمن میں جھوم کر
گرد دھو ڈالی [illegible] سی

بوجھ سے تھا عیاں جوشِ بہار
ہر شجر پر برگ گل بار و ثمار

جا بجا گلبرگ پر فرشِ چمن
جلوہ گر ہر سو بہارِ نسترن

وہ سہانی شاخِ گل حسرت فزا
اور وہ نکہت سمن کی [illegible]

اور وہ انداز شاخِ زعفران
خندہ زن تھا جس کی خوشبو پر جہان

ہر سحر وہ جلوۂ بادِ صبا
غنچۂ دل جس سے جاتا تھا کھلا

نار و نارنج سے باغوں کی زیب
قوتِ نظارہ وہ آبی و سیب

وہاں جو سر افراختہ شمشاد تھا
وہ خزاں سے سر بسر آزاد تھا

ہر شجر شادابیِ احوال سے
تہنیت گو تھا زبانِ حال سے

اور مرغانِ چمن دلشاد تھے
سب بہم گرمِ مبارکباد تھے

ساکنانِ شہر و کوہ و مرغزار
تھی ہمیں عشرتِ فصلِ بہار

مشک سائی کر رہا تھا مشکِ بید
رونقِ گلشن تھا زیبا مشکِ بید

بطن مادر میں جو ہی حسب شب معتیم
تہا ہوا میں تخت اوس ملعون کا
اور وہ مردود چلانی لگا
تہا مسلط اوسکی اوپر ایک فلک
اوس لعین کی موں‍ہ کو کالا کردیا
کوہ پر وہ آکی چلایا کیا
اوسنی یہ بولا خرابی آگئی
ہوگیا برباد میرا تخت و تاج
آج نورِ خاتمِ پیغمبران
ہی ولادت اوس نبی کی عنقریب
لات و عزیٰ کی عبادت چھٹ گئی
کفر کا گھر ہوگیا برباد آج
ہوگیا علم کہانت منعدم

گر پڑا اور رنگ شیطان رجیم
سرنگون ہوکر زمین پر گر پڑا
حسرتا دردا دریغا حسرتا
اوسکو غوطی دی کی قعر بحر تک
درد و غم اوسکی دوبالا کردیا
لشکر شیطان وہان آیا کیا
مجہہ پہ کیا آفت شتابی آگئی
لٹ گیا میں ہوگیا تاراج آج
بطن مادر میں ہوا جلوہ کنان
جسکی باعث ہوگیا میں بی نصیب
کشور کفر و ضلالت لٹ گئی
شرک والی ہوگئی ناشاد آج
ہی فروغ دین و ایمان مستدام

روایت

عشق کعبہ پر اگر دیکھی — اور عشرت کی ندا گر دیکھی

کیجیو مشہور عالم میں تمام — یہہ نوید آمدِ خیر الانام

اے خوشا بختِ سعیدِ اہلِ دین — ہے نبی جنکا شفیع المذنبین

اور کہدو خازنِ فردوس سے — سارے دروازے جنان کے کھولدے

نکہتِ جنت کی پہونچے دمبدم — اہلِ عالم کے معطر ہوں مشام

اس شمیمِ عطر سا کی فیض سے — اہلِ دنیا کو غذائے جان ملے

اور ہے یہہ بھی روایت میں لکھا — اوس شبِ فرخندہ میں کیا کیا ہوا

خسروانِ وقت کی جو تخت تھے — صبحدم یکبخت وہ الٹے گرے

اور تھے روئے زمیں پہ جو صنم — سب کے سب اوندھے ہی تھے صبحدم

اور ظاہر ہوگیا یہہ جب سنا — جلوہ گستر گھر بگھر اک نور تھا

روایت

آمنہ سے ہے روایت اور یہہ — مجھکو پیدا ہو گیا جب دردِ زہ

اپنی تنہائی سے گھبرانی لگی — اور یہہ حسرت مجھی آنی لگی

پہ بہشت و مرغ گلزار جنان | تب لیا رعنا شمایل نوجوان
نرم و نازک تہا وہ اپنی ہات مین | تہا پیالہ ایک اوسکی ہات مین
تہا شراب طاہر و اطہر کا جام | اوسکی خوبی مین نہین ہوتا کلام
دودہ سی بہی وہ زیادہ تہا سفید | شہد سی میٹہا بہت اچہا سفید
ہاتہ مین میری پیالہ دی دیا | اور اوس نازک جوان نی کہا
اس پیالہ کو تو کر نوش جان | پی لیا مینی کہا پہر اوسنی ہان
اور پی لی سیر ہو کر اسکہ تی | پی لیا مینی کہا اب اور بہی
سیر ہوکر خوب سالی لیجی | اسکی ملنی مین نہ وقفہ کیجی
پی لیا جب مینی وہ جام طہور | اوسکہڑی اوسنی ہاکر دست نور
ہات سی میرا شکم ملنی لگا | اور کہتا تہا وہ نورانی لقا

اظہر یا سید المرسلین اظہر یا سید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمة للعالمین اظہر یا نبی الله اظہر یا رسول الله اظہر یا خیر خلق الله اظہر یا نورا من نور الله بسم الله اظہر محمد بن عبد الله

بس مین تہا یہ غور سی جب شہر مین	تہا نہ خاک سی سوتی ہمین
آستین دیکہا اونکی شکل و شان کو	اپنی دامن ڈہرکی و بنک حنا
اور یون کہنی لگی اپنی حور دہ	اہل مکہ تم نہین سمجہو کون ہو
وہ لگین کہنی نہ کر خوف و خطر	ایک ہی ہم مین سی یہ حوا سنو
دوسری اسحاق کی مادر ہی یہ	تیسری لالی نسبا ہاجری
اور چوتہی یہ زن فرعون ہی	آسیہ بنت مزاحم ہم مین ہی
تہا طبق موتی کا وان حوا کی ہات	نصرتی ابریق تہا سارا کی ساتھ
آب کوثر سی بہرا تہا وہ تمام	از برای غسل سلطان انام
پاس ہاجر کی بہشتی عطر تہا	از پی پوشاک محبوب خدا
سبز مندیل آسیہ کی پاس تہی	از برای پوشش حضرت نبی
غسل دیکر صاحب لولاک کو	گود مین مان کی دیا اوس پاک کو
بعد اسکی آپ نی سجدہ کیا	اونکی سجدہ کا کہون کیا ماجرا
رب ہب لی امتی کہتی رہی	یعنی امت میری ای رب بخشدی

صاحب لولاک کی [illegible]
اور انگشت شہادت [illegible]
اپنی انگلی سی سوی آسمان
[illegible]
اور حضرت [illegible] والدہ کی [illegible]

خوبصورت خوشنما گوش لطیف ‌ ‌ ‌ تہا یہ اون کانونکا اعجاز شریف
دور یا نزدیک کی گفتگو ‌ ‌ ‌ سنتے سنتے آپ اوس گفتار کو
بینی پر نور ممتاز و بلند ‌ ‌ ‌ باکمال خوشنمائی ارجمند
دیکھتا جو بی تامل آن کر ‌ ‌ ‌ اوسکو یہ بینی بلند آتی نظر
بی نہایت پر نہیں بینی بلند ‌ ‌ ‌ اعتدال حال سی تہی ارجمند
وہ جو ظاہر تہی بلندی ورسی ‌ ‌ ‌ مشتعل تہی ارتفاع نور سی
عارض پر نور شاہ کائنات ‌ ‌ ‌ روشن و رخشان بانوار صفات
نرم و نازک لطافت کی سبب ‌ ‌ ‌ رو کش گلشن نضارت کی سبب
تہا جو وہان نور الہی جلوہ گر ‌ ‌ ‌ تہا وہ غالب نور ماہ و مہر پر
تہا کشادہ وہ دہان با صفا ‌ ‌ ‌ اوسکی واصف نی ضیائع نظم کہا
وہ کشادہ پن تہا کس خوبی کی سات ‌ ‌ ‌ حسن زیبائی و اسلوبی کی سات
وہ دہان دلربا صل علی ‌ ‌ ‌ خوشنما تہا خوشنما تہا خوشنما
عین سر چشمہ آب بقا ‌ ‌ ‌ تہا دہان پاک کا آب صفا

غزل ۱۶

عرش بریں ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلد سرِ استانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ محبوب حبیب ہے ہژدہ ہزار عالم کا سبب ہے
سبحان اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے وہ سلطان تمام رسل کا مولیٰ ہادی جزو و کل کا
رحمتِ حق کا جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باہمہ وسعت روضۂ جنت ہے ایک ادنیٰ لعمل حضرت
ہیں بے حد سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ شفیع روزِ محشر ہیں وہ قسیم حوضِ کوثر
سب کچھ ہے شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ حسن جن و بشر ہے موجبِ نورِ شمس و قمر ہے
مہر رخِ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آدم اور سلیمان موسیٰ و فلک پہ جو ہیں سب مطیع
ہیں مہمانِ خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کفیلِ کارِ امت آپ شفیعِ روزِ قیامت
ہیں بے حد احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر ہیں سب دنیا میں حور و ملک سب اہلِ فلک
جاری ہیں فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ رحمت مصدرِ رأفت مخزنِ شفقت عینِ عنایت
ذاتِ محمد جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ عالم اوسکا لقب ہے خلقتِ آدم وہ کا سبب ہے
ہے کیا عالیشانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جان میری کیا جان جہاں کی اور بہارِ باغِ جناں کی
کیجئے سب قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غرق معاصی ہرزہ عاصی چاہے تو گر اپنی خلاصی
چھوڑ نہ تو دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شفائی درد و مصیبت اور رنج و ذلالت
کافی ہے زبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاتمۃ الطبع بشکر یزدان کہ این چمن آرائی [illegible] ماہ رجب المرجب

[illegible]